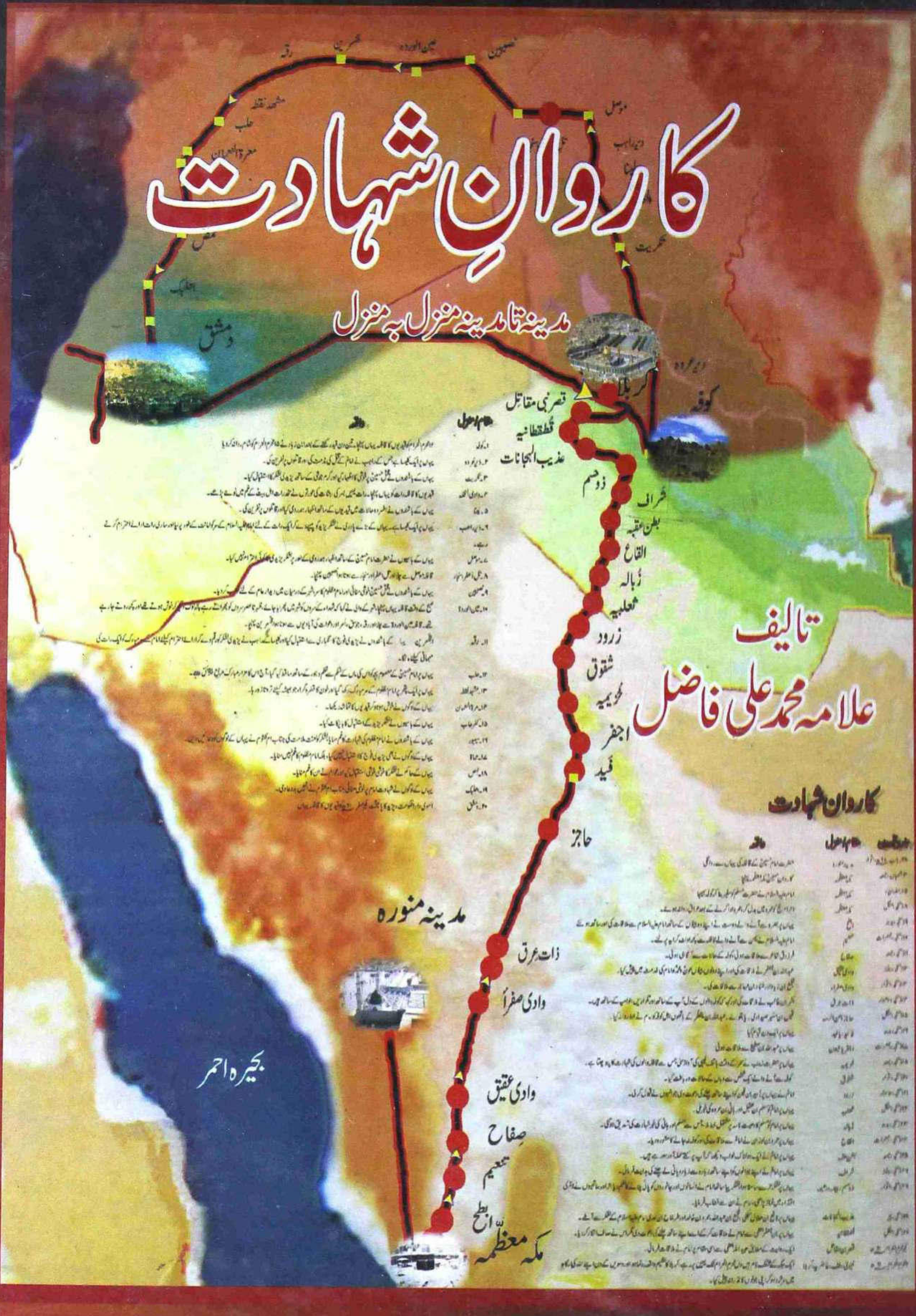

کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
دمشق
حلب
موصل
تکریت
کوفہ
کربلا
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذو حسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفرا
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
کاروانِ شہادت

قال سیّد الشّهدآء ابو عبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجتُ لِطَلَبِ الاِصلاحِ فِی اُمَّةِ جَدّی ....

کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی- جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

۶/ محرم الحرام
(بروز پیر)

(بحار الانوار جلد ۴۴ ص ۳۸۷ میں ہے کہ) آج کے دن ابن زیاد نے عمر سعد کو اس مضمون کا خط لکھا، ''میں نے سوار اور پیادوں کے جتنے لشکر ہو سکتے تھے اور جتنا جنگی ساز و سامان ہو سکتا تھا زیادہ سے زیادہ تمہاری طرف بھیج دیا ہے، اور اس بارے میں کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیا، اب تمہیں خبردار ہونا چاہیے کیونکہ تمہاری دن اور رات کی رپورٹیں مجھے مل رہی ہیں''

دشمن کے لشکر کی کیفیت:

چونکہ لوگوں کو معلوم تھا کہ امام حسینؑ کے ساتھ جنگ گویا خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ جنگ ہے، لہٰذا وہ کسی دینی اور شرعی عقیدے کے ساتھ اس میں شریک نہیں ہوئے تھے، یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو فرار کا موقع ملتا تھا تو وہ اس لشکر سے بھاگ جاتے تھے، مگر چونکہ دشمن کی سختی اپنے عروج پر تھی لہٰذا کسی کو فرار کا بہت کم ہی موقع ملتا تھا۔

محمد حنفیہ کے نام خط:

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ حضرت سید الشہداءؑ نے کربلا سے اپنے بھائی جناب محمد بن حنفیہ کو اس مضمون کا خط تحریر فرمایا:

''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ، مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ــــ اِلٰى ــــ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَمَنْ قِبَلَهُ مِن بَنِي هَاشِمٍ ، اَمَّابَعْدُ كَانَ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ وَ كَانَّ الْاٰخِرَةَ لَمْ تَزَلْ ''

حسینؑ بن علیؑ کا خط محمد بن علی، (محمد حنفیہ) اور ان بنی ہاشم کے نام جو ان کے ساتھ ہیں، گویا دنیا موجود ہی نہیں تھی اور آخرت ہمیشہ سے ہے۔

بنی اسد اور نصرت امامؑ:

آج یعنی چھ محرم کو حضرت امام عالیمقامؑ کی خدمت میں جناب حبیب بن مظاہر نے عرض کی:

''فرزند رسولؐ! یہیں قریب ہی میرے قبیلہ بنی اسد کے لوگ سکونت پذیر ہیں، اگر آپ اجازت دیں

تو میں ان کے پاس جا کر آپ کی طرف دعوت دوں شاید کہ خداوند عالم آپ کو بنی اسد کے ذریعہ اس قوم اشقیاء کے شر سے محفوظ رکھے“

امامؑ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ رات کے وقت ان لوگوں کے پاس گئے اور ان سے کہا:

میں تمہارے پاس بہترین تحفہ لایا ہوں اور وہ یہ کہ میں تمہیں نواسہ رسولؐ کی نصرت کیلئے دعوت دینے آیا ہوں، ان کے ہمراہ ایسے لوگ ہیں جن میں سے ہر ایک فرد ایک ہزار جنگ جو پر بھاری ہے، جو انہیں ہرگز تنہا نہیں چھوڑیں گے اور نہ ہی دشمن کو ان پر غالب آنے دیں گے۔

عمر سعد نے ایک بڑی فوج کے ساتھ ان کا محاصرہ کیا ہوا ہے اور چونکہ تم میرے قوم وقبیلہ کے افراد ہو، لہٰذا میں تمہیں اس خیر کی راہ کی ہدایت کرتا ہوں، آج تم لوگ میری بات مان لو اور اس کی مدد کیلئے کمر بستہ ہو جاؤ! تا کہ اس طرح تم دنیا اور آخرت کے شرف کو حاصل کرلو۔

میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے ایک شخص بھی اپنے نبیؐ کے نواسے کے ساتھ اس جگہ پر راہ خدا میں مارا جائے اور صبر وثواب کے راستے پر چلے تو بہشت بریں میں حضرت رسول خداؐ اس کے رفیق وہم دم ہوں گے“

یہ سن کر اس قبیلے کا ایک شخص بنام عبداللہ بن بشیر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا:

”میں سب سے پہلے آپ کی دعوت پر لبیک کہتا ہوں“

پھر اس نے یہ رجزیہ اشعار پڑھے:

قَدْ عَلِمَ الْقَوْمُ اِذَاتَوَاکَلُوا ______ وَاَحْجَمَ الْفُرْسَانُ اِذْتَثَاقَلُوْا

اِنِّی شُجَاعٌ بَطَلٌ مُّقَاتِلٌ ______ کَأَنَّنِی لَیْثُ عَرِیْنٍ بَاسِلٌ

ان لوگوں کو معلوم ہے کہ جب وہ آمادہ پیکار ہوتے ہیں اور جب حالات کی سنگینی سے ڈر جاتے ہیں تو اس وقت میں، شجاع، دلاور اور مجاہد ہوتا ہوں، گویا کہ میں بیشہ شجاعت کا شیر ہوتا ہوں۔

اس کے بعد قبیلہ کے دوسرے افراد کھڑے ہو گئے جن کی تعداد نوے تک بتائی جاتی ہے اور وہ مظلوم امامؑ کی مدد کیلئے روانہ ہو گئے، مگر اسی اثناء میں ایک شخص نے عمر سعد کے پاس جا کر اس ماجرا کی اطلاع پہنچا دی، اس نے ازرق نامی ایک شخص کی سرکردگی میں چار سو سواروں کا دستہ ان لوگوں کی طرف روانہ کیا، اور رات کے اندھیرے میں ان سواروں نے ان دلاوروں کو دریائے فرات کے کنارے پر راستے ہی میں روک لیا جبکہ امامؑ تک زیادہ فاصلہ نہیں رہ گیا تھا۔

قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند

دوچار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

بنی اسد کے لوگ ابن سعد کے سواروں کے ساتھ لڑنے لگ گئے، حبیب بن مظاہر نے ازرق کو بلند آواز کے ساتھ مخاطب کر کے فرمایا:

''تیرا ستیاناس! چھوڑ دے ان کو اور یہ ظلم کسی اور کو اپنی گردنوں پر لینے دے''

جب اسدیوں کو معلوم ہو گیا کہ وہ ابن سعد کے لشکر والوں کے ساتھ تاب مقاومت نہیں رکھتے تو وہ اپنے قبیلہ کی طرف واپس آ گئے اور راتوں رات اپنے گھروں کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلے گئے، کہ مبادا عمر سعد رات کو ان پر دھاوا بول دے۔

جب حبیب بن مظاہر نے امامؑ کی خدمت میں پہنچ کر تمام ماجرا بیان کیا تو آپؑ نے اپنی زبان پر'' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ'' کا کلمہ جاری فرمایا۔